ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ادبی مجلہ "نعت رنگ" کی تخلیقات میں اسلامی تاریخی عناصر: ایک تحقیقی جائزہ

نسیم اختر

پی ایچ ڈی اردو سکالر، قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیرہ اسماعیل خان

ڈاکٹر حمید الفت ملغانی

اسسٹنٹ پروفیسر، قرطبہ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیرہ اسماعیل خان

Abstract:
This research article explores the literary and historical significance of Na‘t Rang*, a leading Urdu journal devoted to Na‘t literature. The study investigates how Islamic historical elements—such as the concepts of Tawheed (monotheism), Risalat (Prophethood), Mi‘raj (Ascension), and other religious themes—are embedded in the creative and critical writings published in* Na‘t Rang*. The journal serves as a bridge between faith, history, and aesthetics, turning devotional poetry into a form of intellectual expression. Through an analysis of its articles, poems, and editorials, this paper argues that* Na‘t Rang *has successfully transformed Na‘t from mere devotional praise into a scholarly and cultural discourse that reinforces Islamic heritage and identity within Urdu literature.*

Keywords: *Na‘t literature, Urdu criticism, Islamic historical elements, Na‘t Rang, religious aesthetics, Urdu heritage.*

اُردو ادب کی ترویج واشاعت میں مجلات اور رسائل وجرائد کی اہمیت مسلمہ ہے۔ ان جرائد میں شائع ہونے والی تخلیقات نے جہاں شعراء وادباء اور دیگر لکھاریوں کی تحاریر کو قارئینِ ادب تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا وہیں نئے لکھنے والوں میں بھی فن وادب سے رغبت و محبت میں اضافہ کیا۔ انہی جرائد کی بدولت علمی وادبی تحاریر کو ملکی و بین الاقوامی سطح پر پھیلانے میں اہم پیش رفت ثابت ہوئے ہیں۔ ادبی مجلہ جات نے متنوع اصنافِ ادب کو عام قارئین کے ذوق کی تسکین کے مواقعوں کی فراہمی کو یقینی بنایا اور اس طرح گھر کی دہلیز پر شعراء وادباء اور ناقدین کی تخلیقات قارئینِ ادب کے لیے حصولِ علم وادب کا نادر وسیلہ بنیں۔ جن کے مرہون لکھاریوں اور قارئین کے مابین ایک مربوط رابطہ استوار ہوا اور فن وادب کے ابلاغ وترسیل کے حوالے سے نئی راہیں واہوئیں۔

ادبی مجلہ جات میں نعت رنگ کی ادبی خدمات بھی فروغِ ادب میں کلیدی اہمیت کی حامل ہیں۔ نعت رنگ ایک تحقیقی، تنقیدی اور علمی جریدہ ہے جو پاکستان سے نعتیہ ادب کے حوالے سے شائع ہوتا ہے۔ یہ اُردو نعتیہ ادب کا ایک منفرد اور معتبر جریدہ ہے، جو نعت کی تنقید، تحقیق اور ادب کے حوالے سے کئی اہم پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے۔ اس جریدے کا پہلا شمارہ اپریل 1995ء میں نعت ریسرچ سینٹر کے زیرِ اہتمام کراچی سے شائع ہوا۔ اب تک اس کے 32 شمارے شائع ہو چکے ہیں، جن میں کئی خصوصی شمارے بھی شامل ہیں۔ جن میں تنقید نمبر (1995ء) حمد نمبر (1999ء)، امام احمد رضا نمبر (2005ء) اور سلور جوبلی نمبر (2015ء) قابلِ ذکر ہیں۔

اردو ادب کی تاریخ میں مذہبی و تہذیبی عناصر ہمیشہ سے فکری اظہار کا ایک مستحکم حوالہ رہے ہیں۔ ہر عہد کے شعرا اور ادبا نے مذہب، تاریخ اور عقیدت کو اپنی تخلیقات میں اس طرح جذب کیا ہے کہ یہ عناصر اردو ادب کی شناخت کا جزو بن گئے ہیں۔ انہی ادبی روایتوں کے تسلسل میں "نعت رنگ" جیسا ادبی مجلہ وجود میں آیا جس نے نعتیہ ادب کو نہ صرف فروغ دیا بلکہ اس کے فکری و تحقیقی پہلوؤں کو بھی وسعت عطا کی۔ "نعت رنگ" کی تخلیقات اسلامی تاریخی عناصر کا ایک عظیم خزانہ ہیں جو اردو ادب میں مذہب، تاریخ اور تہذیب کے امتزاج کو نمایاں کرتے ہیں۔ اس رسالے میں شامل نعتیں، تنقیدی مضامین اور تحقیقی مقالات اس امر کی غمازی کرتے ہیں کہ اردو نعتیہ ادب اپنی بنیاد میں اسلامی تاریخ، سیرت النبی ﷺ، توحید، اور اخلاقی اقدار کے ساتھ گہرے طور پر منسلک ہے۔

ادبی مجلہ جات میں نعت رنگ کی ادبی خدمات بھی فروغِ ادب میں کلیدی اہمیت کی حامل ہیں۔ نعت رنگ ایک تحقیقی، تنقیدی اور علمی جریدہ ہے جو پاکستان سے نعتیہ ادب کے حوالے سے شائع ہوتا ہے۔ یہ اُردو نعتیہ ادب کا ایک منفرد اور معتبر جریدہ ہے، جو نعت کی تنقید، تحقیق اور ادب کے حوالے سے

کئی اہم پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے۔ نعت رنگ میں نعتیہ ادب پر نقد و نظر، صنفِ نعت کے تحقیقی مضامین، مختلف شعراء کی نعتیہ شاعری، شعراء کے انتقال کی خبریں، اہلِ علم اور قارئین کے خطوط، اور نعت پر شائع ہونے والی کتب پر تبصرے شامل ہیں۔

نعت رنگ نے نعتیہ شاعری کے حوالے سے کئی مضامین، تحقیقی مقالات اور تنقیدی جائزوں کے ساتھ ساتھ دیگر اصنافِ ادب شائع کیے ہیں جن کی بدولت اُردو نعت کے موضوع پر ایک نئی فضا قائم ہوئی۔ یہ جریدہ نہ صرف نعت کے ادبی پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے بلکہ نعتیہ ادب کی سماجی، تہذیبی اور عمرانی جہتوں پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ اس کی تخلیقات میں تنقیدی مضامین، حمد، نعت، اور دیگر موضوعات پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ نعتیہ ادب کی خدمات کے اعتراف میں نعت رنگ کو وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان کی طرف سے دو بار 2004ء اور 2013ء میں صدارتی سیرت ایوارڈز سے نوازا گیا۔ اس حوالے سے ڈاکٹر امجد علی شاکر لکھتے ہیں:

> "نعت رنگ پاکستان سے جاری ہونے والا نعتیہ ادب کا تحقیقی، تنقیدی اور علمی جریدہ ہے۔ جس کے مدیر نعت خواں، نعت گو شاعر اور نعتیہ ادب کے نقاد سید صبیح الدین رحمانی ہیں۔ جبکہ ڈاکٹر عزیز احسن معاون مدیر ہیں"۔(1)

نعت رنگ کا مجلہ نعت کی تہذیب و تفہیم میں ایک نمایاں اور اپنی نوعیت کا منفرد جریدہ ہے۔ نعت کی ترویج اور تشکیل کے لیے جتنے مختلف زاویوں سے نعت رنگ کے ادباء اور ناقدین نے کام کیا ہے، وہ اس موقر جریدے کی پہچان بن چکا ہے۔ نعت رنگ کو بلاشبہ اپنے لوازمات اور متن کے حوالے سے وہی اہمیت حاصل ہے جو کسی بھی موقر ادبی و دینی جریدے کے سلور جوبلی نمبر کو حاصل ہوتی ہے۔ ڈاکٹر شبیر احمد قادری اپنے مضمون نعت رنگ اہلِ علم کی نظر میں میں کچھ یوں رقم طراز ہیں:

> "نعت رنگ پاکستان تو کیا پورے برِ صغیر میں یہ اپنی نوعیت، معنویت، افادیت اور اہمیت کے اعتبار سے وہ واحد مجلہ ہے جو صرف منظوم حمد و نعت اور حمدیہ و نعتیہ افکار و معارف سے متعلق توصیفی مضامین پر حاوی نہیں ہوتا بلکہ خالص تحقیقی و تنقیدی اور علمی انداز کے مقالات پر بھی مشتمل ہوتا ہے۔ یہ امتیاز کسی اور رسائل و جرائد کو حاصل نہیں۔ علم و عرفاں کے فروغ، ادب و معاشرے کی خدمت کا یہ ایک منفرد رنگ ہے جس کی اشاعت کے لیے مدیر لائقِ تحسین و قابلِ مبارک ہیں"۔
> (2)

ہر زبان کا ادب اپنے مذہب، عقائد اور نظریات کی عکاسی کرتا ہے۔ ایسے ادب میں متنوع موضوعات کا احاطہ شامل ہوتا ہے۔ کئی اصنافِ ادب پر طبع آزمائی کی گئی ہوتی ہے۔ شعراء و ادباء، نقادوں اور دیگر لکھاریوں کی کثیر تعداد نے اپنے اسپِ قلم کی جولانیاں دکھائی ہوتی ہیں۔ سماج اور تہذیب و ثقافت کے کئی موضوعات اور حالات و واقعات کے تناظر میں مختلف تاریخی و ادبی حقائق بیان کیے جاتے ہیں جس میں تاریخ و مذہب بنیادی موضوعات میں شمار ہوتے ہیں۔ اسی روایت کے پیشِ نظر نعت رنگ میں شامل مہان لکھاریوں کی نوع بہ نوع تحاریر نہ صرف نعت رسول کریم ﷺ جیسے اہم موضوع پر طبع آزمائی ملتی ہے بلکہ کئی مواقع پر ان تحریروں میں اسلامی تاریخی عناصر کا بیان ایسے اچھوتے اور منفرد انداز میں رقم ہے جس کی نظیر کم کم دیکھنے میں آتی ہے۔ ایسے ہی مجلہ نعت رنگ میں شامل تخلیقات میں کئی لکھاریوں نے اپنے مضامین میں اسلامی تاریخی عناصر کی کھل کر نشاندہی کی ہے۔ جس سے اس مجلے کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ایسے مجلے نہ صرف ترسیل و ابلاغِ علم و ادب کا ایک بڑا وسیلہ ثابت ہوتے ہیں بلکہ قارئینِ فن و ادب کو تاریخ کے ساتھ ساتھ مذہب بارے علم کے حصول کا ایک نادر وسیلہ میسر آتا ہے۔

مجلہ نعت رنگ میں اسلامی تاریخی عناصر کے تناظر میں ڈاکٹر ابرار رحمانی اپنی تصنیف نعت کی تدوین، تحقیق اور تنقید میں اپنے خیالات کا اظہار کچھ یوں کرتے ہیں:

> "ایسی تخلیقات میں اس کی مذہبی قدریں، رسومات، ثقافتی پہلو اور تاریخی خصوصیات کا بیان موجود ہوتا ہے۔ یہ ادب دوسرے ممالک کے محققین اور تاریخ دانوں کے لیے مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ادبی مطالعہ سے قوموں کی جذباتی و معاشرتی زندگی کا احوال سامنے آتا ہے اور اس کے ذریعے

انسانی اقدار کے تحفظ اور زندگی کے معیارات کو بلند کرنے کی کوشش کی جاتی ہے"۔(3)

نعت رنگ میں شامل اسلامی تاریخی عناصر میں قرآن کی آیات میں زبان و بیان کی جتنی خوبصورتی اور دلکشی ہے، وہ بے مثال ہے۔ ہر فلاح کا دروازہ اور خیر کا راستہ اسی ادب کی بدولت کھلتا ہے۔ قرآن کی یہ مقدس آیات جس ہستی پر نازل ہوئیں، وہ اپنی قوم میں ایک منفرد مقام کے حامل تھے، جن کی زبان سے ہمیشہ پاکیزہ افکار اور بلند خیالات پھوٹتے تھے۔ جب ان کا دہن مبارک کھلتا، تو وہ فلاح کی بشارت دیتے۔ قرآن اور حدیث کا یہ نایاب امتزاج اسلامی ادب کو جنم دیتا ہے، جس کی شان میں دنیا بھر کے تہذیبی ادب نے خراج تحسین پیش کیا۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ یہ ادب ہم تک پہنچا، لیکن اس طویل سفر میں شاید اس ادب کی چمک کچھ مدھم ہو گئی ہے۔ ہمیں اپنی غیرت، محبت اور شکر گزاری کے جذبے سے اس گرد و غبار کو دور کرنا ہے تاکہ اس لازوال ادب کی روح کو بحال رکھا جا سکے۔ نعت رنگ نے اس جذبے کو اُبھارا ہے، اور پہلے دس شماروں میں انہوں نے اسلامی عناصر اور نعت گوئی کی ترویج پر زور دیا ہے۔

ڈاکٹر شبیر احمد قادری نعت رنگ میں مرقوم اپنے مضمون بعنوان نعت رنگ اہل علم کی نظر میں میں رقمطراز ہیں:

"مجلہ نعت رنگ نے نعت کی تخلیقات کے حوالے سے ایک منفرد دنیا آباد کی ہے جہاں ہر قسم کے رنگ موجود ہیں۔ یہاں تنوع بھی ہے اور یک رنگی بھی۔ تنوع اس لحاظ سے کہ مختلف ادبی اصناف سے منتخب نعتیں شامل کی گئی ہیں، جبکہ یک رنگی اس لحاظ سے کہ یہ تمام تخلیقات حضور اکرمؐ کی محبت اور عقیدت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ یہ نعت رنگ کی مدیر کی محنت کا نتیجہ ہے کہ ہم اس رسالے میں شائع ہونے والی تخلیقات میں اسلامی تاریخی عناصر کو نمایاں کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔"(4)

نعت رنگ میں شامل مضامین میں نعت کے ساتھ ساتھ توحید جیسے اہم موضوع کو بھی اسلامی تاریخی عناصر کی ذیل میں گنا جاتا ہے۔ توحید خدائے پاک کی یکتائی اور بے ہمتی پر مکمل ایمان رکھنا ہی توحید کا اصل مفہوم ہے۔ ایک مشہور اور معروف جملے میں اس کی وضاحت کی گئی ہے کہ اللہ ایک ہے، پاک ہے اور بے عیب ہے۔ اس جیسا کوئی اور نہیں، وہ سب سے بڑا بادشاہ ہے۔ خدا کی عظمت و کبریائی لامتناہی ہے، اسی لیے شاعروں کو خدا کی توحید کو بیان کرنے کی بہت سی ممکنات ملتی ہیں۔ یہ ان کی شاعرانہ صلاحیت اور ذوق پر منحصر ہے کہ وہ خدا کی صفات اور رب کی تخلیقات کے مشاہدات یا تخیلات کو اظہار کی حدود میں کس طرح سموتے ہیں۔ وہ ذات جس کا کوئی ہمسر نہیں، جو عرش پر مستوی ہے لیکن عرش بھی اس کی جستجو میں ہے، اور جو کائنات کے ہر ذرے میں چھپی ہوئی ہے اور ماورائے احساسات و ارادے ہے۔ اس کی کیفیت کو محسوسات کی دنیا میں بیان کرنا ایک طاقتور تخیل اور بلند حوصلے کا تقاضا کرتا ہے۔ ہاں، اس کے اسمائے صفات کی مدد سے کچھ بیان ممکن ہے، اور یہی کوشش ہمارے شاعروں کے کلام میں نظر آتی ہے۔

اسلامی تاریخی عناصر میں سب سے نمایاں توحید اور رسالت کے مضامین ہیں۔ امام احمد رضا بریلوی کی نعتوں میں قرآن کی بلاغت اور توحید کی عظمت کا بیان نعتیہ روایت کی اساس بن گیا ہے۔ ان کے کلام میں توحید کا ایسا دلکش بیان ملتا ہے جو نعتیہ شاعری کو فکری رفعت عطا کرتا ہے۔ ''نعت رنگ'' نے ان کے نعتیہ افکار کو اس طرح پیش کیا کہ وہ تاریخ، علم اور عقیدت کا حسین امتزاج بن گئے۔

اس حوالے سے ڈاکٹر امجد علی شاکر حضرت امام رضا بریلوی کو اسلامی تاریخی عنصر کے طور پر دیکھتے ہیں اور کچھ یوں لکھتے ہیں:

"حضرت امام احمد رضا بریلوی کو امام الشعراء قرار دیا جاتا ہے۔ وہ اپنے اسلاف کی ایک روشن مثال ہیں جو علم و خبر کا ایک وسیع سمندر رکھتے تھے"۔(5)

''نعت رنگ'' نے نعتیہ ادب کو صرف تحسینی یا عقیدتی سطح پر نہیں برتا بلکہ اس کو تنقید و تحقیق کی سطح پر بھی پرکھا۔ اس مجلے نے یہ غلط فہمی دور کی کہ نعت گوئی پر تنقید، محاسنِ رسول ﷺ کی توہین ہے۔ اس کے برخلاف، نعت رنگ نے ثابت کیا کہ نعت پر علمی تنقید دراصل اس کے فنی، فکری اور روحانی پہلوؤں کی تفہیم کا ذریعہ ہے

ڈاکٹر ابرار رحمانی نعت رنگ میں نعت کی تدوین، تحقیق اور تنقید کے تناظر سے اپنے مضمون بعنوان نعت رنگ اہل علم کی نظر میں میں کچھ یوں وضاحت کرتے ہیں:

> تاریخ ادب کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہورِ اسلام کے بعد ہر دور کے شعرا نے ہادیِ برحق نبیِ مکرم ﷺ کے اوصاف و مناقب اور جمالِ صورت و کمالِ سیرت کے بیان میں حسنِ کلام اور حسنِ عقیدت کی جولانیاں دکھائی ہیں۔(6)

آپ ﷺ کے حسن و جمال کی بوقلمونی، آپ ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کے نقوشِ لازوال، میلاد و معراج کے تذکرے، آپ کا پیغام، تقویٰ، طہارت، عالم گیری وجہاں بانی، آپ کی محبت میں سوز و گداز، ہجر و وصال، آپ کے قرب کی خواہش، طلبِ شفاعت مدینہ کی زیارت اور وہاں رہ جانے کی آرزو جیسے موضوعات نعت کے دامن کو وسعت دیتے چلے گئے۔اس تناظر میں اقتباس ملاحظہ کریں:

> "عربی و فارسی کے بعد اُردو زبان میں بھی نعتیہ شاعری کو قبولِ عام حاصل ہوا۔ اُردو میں نعتیہ شاعری کی ایک طویل روایت ہے، اور یہ روایت صرف اظہار کے پیرایوں اور پیمانوں کی نہیں ہے، بلکہ اس کا تعلق ان آداب اور محتاط رویوں سے بھی ہے جو مضامینِ مدحت کو تخیلی پیکر دینے اور برتنے میں نزاکتیں پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں"۔(7)

نعت رنگ کے مختلف شماروں میں اسلامی تاریخی عناصر پر مبنی مضامین شامل کیے گئے ہیں جو نعتیہ ادب کو اسلامی تاریخ، سیرت النبی ﷺ، صحابہ کرام، اور اسلامی تہذیب کے مختلف پہلوؤں سے جوڑتے ہیں۔ یہ مضامین نعت کو محض شاعری نہیں بلکہ ایک فکری، تاریخی اور تمدنی بیانیہ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔مثال کے طور پر، نعت رنگ کے مجلہ نمبر 29 میں شامل مضامین درج ذیل ہیں:

> "نذر صابری کی نعت میں معراجیہ عناصر اور ان کا معراج نامہ از ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد میں اپنے اس مضمون میں نذر صابری کی نعتیہ شاعری میں واقعہ معراج کے عناصر کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ دکنی زبان میں سیرت النبیؐ کے منظوم مآخذ از پروفیسر مجید بیدار: یہ مضمون دکنی زبان میں سیرت النبی ﷺ پر مبنی منظوم مآخذ کا جائزہ لیتا ہے۔ اُردو نعت میں تاریخی صداقتیں از پروفیسر محمد اقبال: اس میں اردو نعتیہ شاعری میں تاریخی حقائق اور صداقتوں کی موجودگی پر بحث کی گئی ہے"۔(8)

بلا تشکیک نعت رنگ میں شامل یہ مضامین نعتیہ ادب کو اسلامی تاریخ کے تناظر میں سمجھنے اور پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ کائنات دراصل حضور اکرمؐ کی نعت ہے جسے احسن الخالقین نے تخلیق فرما کر اس میں ورفعنا لک ذکرک کا علم لہرا دیا ہے۔ اسی پرچم کی چھاؤں میں ابدالآباد لمحوں کے گاؤں سرمدی حیات سے سرشار ہوں گے۔ زندگی یہیں سے تابندگی کا سراغ پائے گی اسی پائندگی کے چراغ روشن ہوں گے۔ اسی روشنی سے اذن لے کر سورج اور چاند ستارے جہت نما استعارے بنیں گے۔ نعت گوئی سنت الٰہیہ ہے حضور مکرمؐ کو جواز تخلیق کائنات ٹھہرا کر اللہ کریم نے کائنات کی ہر شے کو اپنے محبوب سے منسوب فرما دیا۔ ہر ایک کا وجود نبیؐ آخر الزماں کے صدقے میں نمو دپاتا ہے۔ یہ نعت کا اولین حوالہ ہے جو فہم و شعور کو اجالا عطا کر رہا ہے۔

سے نعت رنگ میں شائع ہونے وای منتخب نعتوں کا معیار حسنِ عقیدت کے پہلو بہ پہلو ادبی اور فنی لوازم کا بھی آئینہ دار نظر آتا ہے۔ مجلہ نعت رنگ کی تخلیقات اپنے اندر اسلامی تاریخی و تہذیبی عناصر جیسا عظیم سرمایہ سموئے ہوئے ہیں۔ جن سے اس عہد کی واضح اور شفاف منظر کشی قارئین کی آنکھوں کے سامنے وہ نظارا دکھا دیتی ہے۔

نعت رنگ کی تخلیقات میں ایسی رنگ آویزی ہے کہ قاری کو بوریت سے دوچار ہونے ہی نہیں دیتی مضامین کی ایسی رنگارنگی ہی کسی مذہبی نوعیت کے رسالے میں پہلے دیکھنے میں نہیں ملی۔ یہاں نعت کو خالصتاً شعری فن کی حیثیت سے پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے اس میں شامل مضامین نہایت باوقار اور معلوماتی نوعیت کے ہیں جس میں نعت کا مثالی اسلوب نظم، نعت اور شعریت، اردو نعت اور جدید اسالیب، نعت اور گنجینۂ معنی کا طلسم، نعت گوئی کا فن، نعت میں مضمون آفرینی اور شعریت و تخلیقیت جیسے مضامین میں مثبت انداز میں بحث شامل ہے۔

نعت رنگ میں نعت گو شعراء کی خدمات کے اعترافات میں نہایت اہم گوشہ شائع کرنے کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ اب تک کے گوشوں میں گوشہ ڈاکٹر سید آفتاب احمد نقوی، گوشۂ ڈاکٹر محمد اسلم فرخی، گوشۂ شبنم رومانی، گوشۂ صبا اکبر آبادی، گوشۂ سید محمد ابوالخیر کشفی، گوشۂ خورشید رضوی، گوشۂ سحر انصاری، گوشۂ والی آسی، گوشۂ شوکت عابد، گوشۂ یعقوب لطیف، گوشۂ غالب وغیرہ خاصے اہم گوشے ہی یہ تمام گوشے حریم حرف کے با معنی عنوان سے شائع ہوئے ہیں۔ جن میں تحریم وتکریم پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ گوشۂ سید آفتاب احمد نقوی (نعت رنگ، مجلہ ۲) اور گوشۂ غالب (نعت رنگ، مجلہ ۱۲) اس اعتبار سے اہم ہیں کہ اول الذکر گوشۂ خالصتاً سوانحی اور تاثراتی ہے اور نثری مرثیے کا عمدہ نمونہ پیش کرتا ہے جبکہ ثانی الذکر گوشۂ غالب کی فارسی نعتیہ شاعری پر تضمین، غالب کی غزلیات کی زمینوں میں نعتیں اور ان کے خطوط ہیں۔ عظمتِ رسولؐ پر اچھا خاصا مواد یکجا کر دیا گیا ہے۔ اغالب کے صدل سالہ جشن کے موقع پر کئی نمبرز سامنے آئے لیکن نعت رنگ میں غالب کے فن کے جن گوشوں کو سامنے لایا گیا ہے ان پر غالب نمبروں کا کہیں تذکرہ نہیں ملتا۔ نعت رنگ کی تخلیقات میں موجود متنوع گوشۂ ہستی اپنا جلوہ یوں دکھاتے ہیں:

> "نعت رنگ میں مطالعاتِ نعت کا ایک مستقل عنوان ہے جس کے تحت برصغیر کی کتب حمد ونعت کا جائزہ لیا جاتا ہے کتابوں پر ان تبصرؤں میں کتاب کی صوری ومعنوی خوبیوں کے ساتھ ہی اس میں در آئے اسقام کی نشاندہی بھی کی جاتی ہے ان تبصروں میں کتاب کی خوبیوں کی ذکر نہ مروت کے تابع ہوتا ہے اور نہ ہی خوبیوں کی نشاندہی میں عناد کا شائبہ ۔ بلکہ کتاب کی اچھائیوں اور برائیوں کوجوں کا توں پیش کیا جاتا ہے"۔(9)

نعت رنگ کے مختلف شماروں میں لچھی نرائن شفیق کا معراج نامہ میر ممنون کی قصیدہ مدیح المرسلین کی ایک تضمین نعتیہ گلدستے وغیرہ قارئین نعت رنگ کے سامنے آچکے ہیں۔ نعت رنگ نے ان شہ پاروں کے حسین وخوش نما چہروں کو اور تابدار کر دیا ہے۔ ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی نے حجرہ رسولؐ کی دیواروں کے مرقوم نعتیہ اشعار پر تخلیق کی ہے۔ ڈاکٹر احتشام حسین ندوی نے کیرالا کے عربی میلادناموں کا تجزیہ کیا ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کے لوک گیتوں میں نعتیہ عناصر کا جائزہ لیا جا چکا ہے اور یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔

غارِ حرا مسلمانوں کی روحانی نشوونما اور تسکین روح کا اہم مرکز اور عنصر ہے یہ وہ اسلامی تاریخ کا اہم عنصر ہے جو کہ مسلمانوں کے اس عظیم الشان تاریخی واقع کا شاہد ہے جہاں سے نوعِ انسانی نے اقراء کا سبق پڑھا اور اپنے خالق سے پہلی بار اپنے خلق کے سبق کو پہنچانا۔ اس نسبت سے اس مقام کی اہمیت اور برکات مسلمانوں کے لیے بہت خاص ہیں۔ کیونکہ دینِ اسلام اور حضور ﷺ کی یادیں اس مقام سے جڑی ہیں۔

اس عظیم الشان موضوع پر مقصود احمد تبسم نے دبئ، متحدہ عرب امارت سے ایک نظم غارِ حرا شاملِ نعت رنگ کی ہے:

ہم اہلِ ولا جب بھی گئے غارِ حرا میں
خوشبو سے حجاب اٹھنے لگے غارِ حرا میں

آقا کی محبت میں جب آنکھوں کو کیا بند
خوشبو کے نئے باب کھلے غارِ حرا میں

چلتا نہیں بازار حرا میں پر جبرایل
سکہ ترے قدوں کا چلے غارِ حرا میں (10)

حضرت امام احمد رضا بریلوی کو امام الشعراء کہا جاتا ہے وہ اسلاف کی ایک ایسی روشن نشانی تھے جو کہ علم وخبر کا ایک بحر بیکراں تھا۔ قرآنِ پاک کی بلاغتوں سے لے کر فرموداتِ رسولؐ کی فصاحتوں تک تفسیری مباحث سے لے کر فقہی نزاکتوں تک، علم توقیت کی واقعیت سے لے کر علم جعفر کے حال تک علمِ کلام کی خرد افروزیوں سے لے کر قلب ونظر کی آفاق گیریوں تک ہر مقام پر ان کی علمیت کا اعتراف ہے ان کے یہاں توحید کی عظمت وجلالت کا بڑا کیف آگیں بیان ملتا ہے۔ ان کا شاعرانہ کلام ہماری اسلامی تاریخی روایت کا ایک خاص باب ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

نعت رنگ کی تخلیقات میں مذہبی اور فکری توازن نمایاں ہے۔ اس میں شامل مصنفین نے نہ صرف مذہبی جذبات کو بیان کیا بلکہ ان جذبات کی علمی اور تاریخی بنیادوں کو بھی واضح کیا۔ عصرِ حاضر میں جب مذہب کو مغربی نظریات اور سیکولرازم سے خطرات لاحق ہیں، نعت رنگ ایک فکری مزاحمت کے طور پر سامنے آیا ہے۔ ڈاکٹر شبیر احمد قادری کے مطابق، مذہب انسانی سماج کے توازن اور عدل کا حقیقی ضامن ہے، جبکہ سرمایہ دارانہ نظریہ انسان کو محض مادی وجود میں قید کر دیتا ہے۔ "نعت رنگ" نے اپنے صفحات کے ذریعے اس پیغام کو مؤثر انداز میں آگے بڑھایا۔

اس مجلے میں معراج، ہجرت، اور دیگر تاریخی واقعات کو تخلیقی و تحقیقی دونوں سطحوں پر پیش کیا گیا ہے۔ اس کے تنقیدی حصے میں نعت گو شعرا کی خدمات کے اعتراف میں گوشے شائع کیے گئے ہیں جن میں ڈاکٹر سید آفتاب احمد نقوی، ڈاکٹر اسلم فرخی اور دیگر اہم نعت گو شامل ہیں۔ ان گوشوں میں نہ صرف ان شعرا کے فکری پہلوؤں کو سراہا گیا ہے بلکہ ان کے کلام میں موجود تاریخی و مذہبی شعور کو بھی نمایاں کیا گیا ہے۔

معراج تاریخ اسلام کا عظیم الشان واقعہ ہے۔ جس میں آنحضورؐ نے ساتوں آسمانوں کی سیر کی تھیں۔ اس تاریخ ساز واقعے نے ادبِ لطیف پر گہری چھاپ چھوڑی اس وجہ سے شاعری کو نیا موضوع ملا اور نئی علامات، تشبیہات و استعارات و اصطلاحات بھی ملیں۔ دکن میں واقعۂ مراج پر مستقل تصنیف نثر میں خواجہ بندہ نواز گیسو دراز (م ۱۴۲۱) سے منسوب ہے اور نظم میں معراج کے موضوع پر اولاًے تصنیف بلاقی کا معراج نامہ ہے۔ بلاقی نے واقعہ معراج کو تصوف کے رنگ میں پیش کیا ہے یہ معراج نامہ آٹھ سو اشعار پر مشتمل ہے۔

نعت رنگ میں چھپنے والی چند جھلکیاں دیکھئے:

کیا آٹھا سو بیت معراج میں
کہ جو ہر جو ہیں فکر کے تاج میں
ابتدا ان اشعار سے ہوتی ہے
اول نام اللہ جو بولوں حد
ثنا اور صفت اس کی کر بے حد
ثنا اس اپرنت سزاوار ہے
کر نہاد قدرت کرتا رہے
کہا چاند سورج ستارے فلک
زمیں آسماں حور و جن و ملک (11)

اردو معاشرہ مشرقی ثقافت اور تہذیب کا پروردہ ہے، اس لیے اس کی ثقافت میں مذہبی پہلو کا گہرا اثر پایا جاتا ہے۔ روزانہ کے معمولات کی ابتدا اکثر مذہبی امور سے کی جاتی ہے۔ ایسی صورتوں میں قرآن خوانی، فاتحہ خوانی، میلاد خوانی، اور صدقہ و خیرات جیسی رسومات بڑی عقیدت اور احترام کے ساتھ انجام دی جاتی ہیں۔ کبھی کبھار ان محافل میں تقدیسی نغمات بھی پیش کیے جاتے ہیں، جو دلوں پر ایک خاص اثر چھوڑتے ہیں۔ یہ نغمے اور مقامی گیت مل کر ہماری اسلامی اور مذہبی تاریخ کے ساتھ ساتھ ہماری روزمرہ زندگی اور انسانی تاریخ کا ایک اہم حصہ بنتے ہیں۔ کچھ اشعار بھی اس کی مثال ہیں۔ اسی تناظر میں ایک اسلامی تاریخی تمثیل ملاحظہ کیجئے:

> جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی معاشرے میں جنم لیا لیکن آپ کی آمد سے فیصلے تلوار کی بجائے زبان سے ہونے لگے۔ اختلاف کرنے والے کا گلہ نہیں کاٹا جاتا تھا بلکہ اسے گلے لگایا جاتا تھا۔ امت کا اختلاف زحمت نہیں بلکہ رحمت بن گیا تھا۔ مکالمے کا وہ راستہ جو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھولا تھا وقت کی مقتدر قوتوں (سیاسی اور مذہبی) نے اقتدار کے چھن جانے یا افتراق کے جنم لینے کے خوف سے بند کر دیا۔ اس طرح اسلام اور اسلامی روایات طاق میں سجی ہوئی مقدس مورتی کی صورت بن کر رہ گئی تھیں جسے عقیدت کی

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

نظر سے دیکھا تو جا سکتا تھا لیکن بالائے عقیدت سوچا نہیں جا سکتا تھا۔(12)

"نعت رنگ" کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ اس نے نعت کو ایک فکری، تنقیدی اور تاریخی بیانیے کی صورت عطا کی۔ اس میں شامل نعتیں محض مدحِ رسول ﷺ نہیں بلکہ اسلامی تاریخ اور تہذیبی شعور کی تعبیر بھی ہیں۔ یہ رسالہ نعتیہ ادب کے فروغ کے ساتھ ساتھ اردو ادب میں اسلامی اقدار کے استحکام کا بھی ضامن بن گیا ہے۔ اس میں شامل تراجم، قدیم نسخے، اور نادر نعتیہ متون اردو ادب کے تحقیقی سرمائے میں قیمتی اضافہ ہیں۔

آخر میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ "نعت رنگ" اردو ادب میں اسلامی تاریخی عناصر کے احیا کا ایک درخشاں حوالہ ہے۔ اس نے نعت گوئی کو محض جذباتی عقیدت سے نکال کر علمی و فکری سطح پر استناد بخشا۔ اس کی تخلیقات اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار کی نمائندگی کرتی ہیں، جن سے مذہب اور ادب کے رشتے کی نئی جہتیں آشکار ہوتی ہیں۔ "نعت رنگ" دراصل اردو ادب میں اسلامی شعور کا وہ درخشاں آئینہ ہے جس میں ایمان، محبت اور تحقیق ایک ساتھ جلوہ گر ہیں۔ اس کی بدولت نعت نگاری ایک زندہ، فکری اور ادبی روایت کی شکل میں آج بھی ہمارے علمی و تہذیبی وجود کو توانائی عطا کر رہی ہے۔

حوالہ جات

1۔ امجد علی شاکر، ڈاکٹر: نعت رنگ اور نعتیہ تنقید، لاہور: مجلسِ نعت، ص12

2۔ شبیر احمد قادری، ڈاکٹر: نعت رنگ اہلِ علم کی نظر میں، نعت ریسرچ سینٹر کراچی، 2009ء، ص464

3۔ ابرار رحمانی، ڈاکٹر: نعت رنگ، نعت کی تدوین، تحقیق اور تنقید، مشمولہ نعت رنگ اہل علم کی نظر میں کراچی: نعت ریسرچ سنٹر، 2009، ص62

4۔ شبیر احمد قادری، ڈاکٹر: نعت رنگ اہلِ علم کی نظر میں، ص472

5۔ امجد علی شاکر، ڈاکٹر: نعت رنگ اور نعتیہ تنقید، لاہور: مجلسِ نعت۔ ص22

6۔ ابرار رحمانی، ڈاکٹر: نعت رنگ، نعت کی تدوین، تحقیق اور تنقید، ص172

7۔ ابرار رحمانی، ڈاکٹر: اداریہ نویسی اور میرے اداریے دہلی: عرشیہ پبلی کیشنز، 2016ء، ص12

8۔ صبیح رحمانی: نعت رنگ، مجلہ ۲۹، کراچی: نعت ریسرچ سنٹر، مارچ 2004ء، ص26

9۔ صبیح رحمانی: نعت رنگ، ص65

10۔ مقصود احمد تبسم، مشمولہ نعت رنگ، مجلہ 13، کراچی: نعت ریسرچ سنٹر، مارچ 2008، ص234

11۔ مختار: معراج نامہ (قلمی نمبر ۷۷۴) حیدر آباد: ادارہ ادبیات اردو، مشمولہ نعت رنگ مجلہ نمبر 16، ص178

12۔ امجد حیدر آبادی: تحفہ محمدی مرتبہ الیاس برنی، لاہور: 1948، ایضاً، ص34